جلد ۵۴/۱۹ | ۳ صلح ۱۳۴۴ ہش ۲۹ شعبان ۱۳۸۴ھ ۳ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ رات دوائی کھانے سے نیند آئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزے تزکیۂ نفس اور تنویر قلب کا ایک اہم ذریعہ ہیں

انسان پر واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیوں نے اس مہینے کو تنویرِ قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزے سے تجلّیٔ قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ بیشک روزہ کا اجر عظیم ہے مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے محروم کر دیتے ہیں۔

عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اُس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس مال نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی میں ہی کر سکتا ہے۔ ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر نابینائی آجاتی ہے۔ یہ سچ ہے ’پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند‘۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اُسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں

سے موئے سفید از اجل آرد پیام۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ حسبِ استطاعت خدا کے فرض بجا لاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ۔ یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔

ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے وہ قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہے دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے، میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ اِن فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اس لئے اُس سے توفیق طلب کرے مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۵ء کو سات بجے شام اپنے فرزند مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب افسر امانت تحریک جدید کی دعوتِ ولیمہ کا بہت وسیع پیمانہ پر اہتمام کرایا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناظر و وکلاء صاحبان افسران صیغہ جات اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب نے دعا کرائی — احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے اور اسے ثمرات حسنہ سے نوازے آمین اللّٰھم آمین

— ربوہ ۲ جنوری۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ نیا سال یوم جمعہ سے شروع ہوا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں جمعہ کے دن کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی نیز آخر میں آپ نے نئے سال کے آغاز پر احباب جماعت کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے باہمی محبت و اخوت اور اتحاد و اتفاق پر زور دیا اور احباب کو اس طرف توجہ دلائی کہ جماعت احمدیہ کے قیام پر ۷۵ سال اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت پر ۵۰ سال پورے ہونے کی خوشی میں ان عظیم الشان ترقیات کے شکرانے کے طور پر جو اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ ہمیں اس سال کوئی ایسا کام کرنا چاہیئے جو ہمیشہ یادگار رہے — آپ نے احباب پر زور دیا کہ جس طرح احمدی خواتین نے سکنڈے نیویا میں مسجد بنانے کا اعلان کیا ہے انہیں بھی امریکہ یا یورپ کے کسی اور مقام پر مسجد بنانے کا عزم کرنا چاہیئے اور اس کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرنی چاہیئے

— ربوہ ۲ جنوری۔ مکرم مولوی محمد منور صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) تشریف لے جانے کے لئے کل مورخہ ۲ جنوری کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہوئے ہیں۔ احباب نے بڑی زیادہ تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

مسعود احمد پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ر جنوری ۱۹۶۵ء

ہمارے للّٰہی جلسہ سالانہ کا مقدس اجتماع

۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر کے مقدس ایام میں ربوہ کی بستی حق پرستوں کا ایک عظیم شہر بن رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس بستی کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے ابراہیم علیہ السلام کی ان دعاؤں کے ساتھ رکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہمیشہ تک کے لئے قائم ہیں اور اسلئے یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جو دن چڑھتا ہے وہ دینِ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کی رَو کو تیز تر کرنے والا ہوتا ہے لیکن یہ تین ایام اپنی خصوصیات میں منفرد ہیں جس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔

دنیا میں یقیناً سب سے بڑا دینی اجتماع سرزمینِ بطحا پر ایامِ حج میں ہوتا ہے جبکہ والہانہ شوق و ذوق سے مسلمان حج کیلئے اس پاک خطۂ ارض پر جمع ہوتے ہیں جس کو ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے قدوم میمنت لزوم نے چھوا ہے اور جس کی فضا میں آپ نے اپنے زیرِ نظر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی معیت میں دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اوّلین گھر کی اپنے ہاتھوں سے بنیاد رکھی ہے۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ آج بھی دنیا کے ہر کنارے سے مسلمان اسلامی فریضہ ادا کرنے کے لئے جوق در جوق ہر سال دُور دُور کی مسافتیں طے کر کے یہاں آتے ہیں اور رب العالمین کے حضور میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور صدیوں سے سجدہ ریز ہوتے چلے آئے ہیں اور باوجود زمانہ حال کی رکاوٹوں کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حج کرنے والوں کی تعداد بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں بھی اپنے رب کے حضور کوئی عبادت گزار پیشانی زمین بوس ہوتی ہے وہ زمین پاک اور مقدس ہو جاتی ہے لیکن وہ سرزمین جس کو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی مقدس پیشانی سے بسایا اور جو اس وقت سے لے کر آج تک کروڑوں اربوں خدا پرستوں کی پیشانیوں سے ہم آغوش ہوتی چلی آئی ہے۔ اتنی پیشانیوں سے جنکی تعداد متعین کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں ہے۔ وہ سرزمین خاص طور پر مقدس سرزمین ہے۔ جب ایک پُرخلوص سجدہ زمین کو مقدس بنا سکتا ہے تو لاتعداد سجدے متواتر صدیوں تک کے پُرخلوص سجدے اس زمین کو کیا کچھ نہیں بنا سکتے۔ اس سرزمین کا تقدس تو اسی بات سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حج کعبۃ اللہ کو اسلامی فرائض میں شامل فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ ہر صاحبِ استطاعت مسلمان اپنی زندگی میں کم سے کم ایک دفعہ اس فریضہ کو ادا کرے اور جو مسلمان بغیر شرعی عذر کے اس کو ترک کرتا ہے وہ صحیح مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

بظاہر مکہ مکرمہ کی مٹی دوسرے شہروں کی مٹی سے الگ نہیں ہے۔ ایک کیمیائی اجزاء وہی ہیں جو دوسرے شہروں کی مٹی کے ہیں شکل و صورت میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن پھر بھی ایک مومن کے لئے یہ مٹی دوسرے شہروں کی مٹی سے زیادہ مقدس اور زیادہ پاک ہے۔ کیوں؟ اسکی وجہ وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ مختصراً یہ کہ یہ مٹی مومنوں کے لاتعداد سجدوں سے معمور ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا پہلا عبادت کدہ پُرخلوص اور دلی دوز دعاؤں کے ساتھ تعمیر کیا گیا اور پھر خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی سرزمین سے ظہور پذیر ہوئے جنہوں نے پُرخلوص دعاؤں اور سجدوں سے اور بھی اس کے تقدس میں اضافہ کر دیا۔ اسیطرح مدینہ منورہ کی سرزمین بھی ہمیشہ تک کیلئے مقدس ہو چکی ہے۔ یہ سرزمین بھی سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ریاض کے گل سرسبد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرام نے دعاؤں اور سجدوں سے آباد کی ہے۔

پھر ملتِ بیضا کے فدائیوں نے آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے تمام دنیا میں پھیل کر مختلف ممالک کی بستیوں کو دعاؤں اور سجدوں سے بسایا اور انہیں مقدس بنایا۔ روئے زمین پر ہزاروں بستیاں اسی طرح مقدس قرار پائیں اور عباد اللہ ان بستیوں کو روز بروز اپنی پیشانیوں سے بغلگیر کرتے آئے ہیں۔

ایسی ہی بستیوں میں ایک قادیان کی بستی ہے جہاں اس زمانہ کے فرستادۂ حق پیدا ہوئے جنہوں نے احیاء و تجدیدِ اسلام کا بیڑا الٰہی حکم کے ماتحت اُٹھایا اور اس مٹی کو اپنے قدوم فیض لزوم سے مقدس بنا دیا۔ جہاں دعائیں اور سجدے آباد ہیں۔ اور جہاں از سرِ نو فضائیں تسبیحِ حق سے گونج اٹھی ہیں۔

سبّح للّٰہ ما فی السمٰوات
وما فی الارض وھو
العزیز الحکیم۔ (سورہ صف)

اسی سنت کے مطابق ربوہ کی پاک بستی کی بنیاد بھی ابراہیمی دعاؤں اور پُرخلوص سجدوں کے ساتھ آج سے تقریباً سولہ سال پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رکھی۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک جتنے پُرخلوص سجدے اس زمین پر ہوئے ہیں اور جتنی پیشانیاں اس مٹی سے ہم آغوش ہوئی ہیں انکی تعداد معلوم کرنا آسان نہیں ہے۔ ہر سال ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔

—— امسال ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ۱۹۶۴ء کے سالانہ اجتماع میں ان کی تعداد پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے جیسا کہ جلسہ کی رُوئداد سے معلوم ہوتا ہے یہ تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ اگر صرف پانچ وقتی نمازوں کو لیا جائے تو صرف تین دن میں اس سرزمین پر ۳۰ لاکھ سے زیادہ سجدے ہوتے ہیں اگر اس میں تہجد اور سال بھر کے سجدوں کو جمع کیا جائے تو تعداد کروڑوں سے تجاوز کر جاتی ہے جب چھوٹی سی قطعہ ارضی پر کروڑوں سجدے سال میں ہوں تو سولہ سال میں کتنے سجدے ہوتے ہیں۔ اس سے اندازہ کیجیئے کہ یہ سرزمین کتنی مقدس اور بابرکت بن چکی ہے۔

اعلانِ نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم امان اللہ کا نکاح مکرم شیخ ثناء اللہ صاحب سب انسپکٹر پولیس شیخوپورہ کی صاحبزادی عزیزہ بشریٰ صدیقہ سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۸/۱۲/۶۴ کو جلسہ سالانہ کے اختتام کے معاً بعد پڑھا احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(خادم عباد اللہ گیانی مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ہے مسیحائے زماں ہی ترجمانِ مصطفٰےؐ

کُھل نہیں سکتی بجُز ماموُرِ شانِ مصطفٰےؐ
ہے مسیحائے زماں ہی ترجمانِ مصطفٰےؐ

آئینۂ اُسوۂ حسنہ وہی ہوگا بشر
جس میں ہو معکوس بحرِ بیکرانِ مصطفٰےؐ

"ذکر" کے اسرارِ پنہاں کھول سکتا ہے وہی
عرشِ اعظم سے ملے جس کو زبانِ مصطفٰےؐ

فائدہ کیا گر نہیں نقشِ "علیٰ خلقٍ عظیم"
لاکھ دُہراتا رہے تو داستانِ مصطفٰےؐ

کہتے ہیں تنویر بھی بخشا گیا یومِ نشور
گرچہ ہے وہ ایک ادنیٰ نغمہ خوانِ مصطفٰےؐ

سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء

(۲)

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے نکلتے۔ سواری پر سوار ہوتے تو بسم اللہ کہہ کر رکاب میں پاؤں رکھتے اور جب سوار ہو جاتے تو کہتے الحمد للہ اور پھر پڑھتے

سبحان الذی سخر لنا
ھذا وما کنا لہ مقرنین
وانا الی ربنا لمنقلبون

وہ ذات پاک ہے جس نے ہماری سواری کے لئے یہ مرکب عطا فرمایا۔ ورنہ ہم از خود اس پر قادر نہ تھے۔ ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔

سفر پر جانے کے لئے آپ کی نہایت جامع اور دلکش دعا ہے آپ بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے

اللھم انا نسئلک فی سفرنا
ھذا البر والتقوی ومن
العمل ما ترضی اللھم
انا نعوذبک من وعثاء
ھذا السفر وکآبة المنظر
وسوء المنقلب فی الاھل
والمال اللھم انت الصاحب
فی السفر والخلیفة فی الاھل
والمال۔

اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے ہر قسم کی نیکی اور تقوےٰ کے لئے التجا کرتے ہیں تو ہمیں اپنے پسندیدہ اعمال کی توفیق عطا فرما۔ ہم اس سفر کی دقتوں، مشکلات اور تکلیف دہ نظاروں سے بھی تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اور اس بات سے بھی پناہ چاہتے ہیں کہ واپسی پر اہل وعیال کو بری حالت میں دیکھیں خداوندا تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے۔ اور تو ہی ہمارے پیچھے ہمارے اہل وعیال میں کارساز ہے۔

سید الاولین والآخرین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت حضور کی دعا ہوتی

اللھم رب السمٰوات السبع
وما اظللن ورب الارضین
السبع وما اقللن ورب
الشیاطین وما اضللن ورب
الریاح وما ذرین فانا نسألک
خیر ھذہ القریة وخیر
اھلھا وخیر ما فیھا ونعوذ
بک من شر ھذہ القریة
وشر اھلھا وشر ما فیھا
اللھم ارزقنا جناھا واعذنا
وباھا وحببنا الی اھلھا
وحبب صالحی اھلھا
الینا۔

اے رب آسمانوں اور ان کے نیچے کی سب چیزوں کے خدا! اے تمام زمینوں اور ان کے اوپر کی جملہ اشیا کے رب! اے شیاطین اور ان کی گمراہیوں کے مالک! اے ہواؤں اور ان ذرات وجراثیم کے خدا جو ہوائیں اڑا کر لاتی ہیں۔ ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے بسنے والوں اور تمام چیزوں کی خیر کے طالب ہیں اور اس بستی، اس بستی کے بسنے والوں اور بستی کی جملہ اشیاء کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اے اللہ! اس بستی کے پھلوں سے ہمیں نواز۔ اس کی وبا سے محفوظ رکھ۔ ہمیں بستی کے باشندوں کی نظر میں پسندیدہ بنا۔ اور اس بستی کے نیک بندوں کو ہمارا محبوب بنا۔

حضرات دیکھئے کتنی جامع اور وسیع دعا ہے۔ اس دعا کے لفظ لفظ سے سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی پاکیزگی اور درخشندگی عیاں ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر دعا فرماتے۔

آئبون تائبون۔ عابدون
لربنا حامدون (مسلم)

ہم خدا کی عبادت کرتے ہوئے اپنے رب کی طرف جھکتے ہوئے اس کی حمد وثنا کرتے ہوئے لوٹ رہے ہیں۔

دشمنوں نے سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے جنگیں کیں۔ آپ کو ان کی طرف سے خطرہ لاحق رہتا تھا۔ مگر آپ کی نظر ہر دم اپنے رب پر ہوتی تھی اور آپ اسی سے عرض کرتے تھے

اللھم انا نجعلک فی
نحورھم ونعوذبک من
شرورھم (احمد)

اے اللہ! ان کے مقابلہ میں تو ہی ہماری ڈھال ہے۔ اور ہم تجھ سے ہی ان کے شر سے پناہ چاہتے ہیں۔

جب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو جنگ پر جانا پڑتا تو آپ رب العزة کے حضور عرض کرتے۔

اللھم انت عضدی و
نصیری بک احول وبک
اصول وبک اقاتل (ابوداؤد)

اے میرے اللہ تو ہی میرا بازو اور مددگار ہے۔ تجھ سے ہی مجھے طاقت ہے۔ اور میں تیرے زور پر ہی جنگ کروں گا۔ تو میری مدد ونصرت فرما۔

ایک مصیبت زدہ انسان کو دیکھ کر آپ نے اسے دعا سکھائی کہ یوں کہا کرو۔

اللھم رحمتک ارجو فلا
تکلنی الی نفسی طرفة
عین واصلح لی شانی کلہ
لا الہ الا انت (ابوداؤد)

اے میرے اللہ! میں تیری ہی رحمت کا امیدوار ہوں۔ تو مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میری جان کے سپرد نہ فرما بلکہ تو خود میرے کاموں کو سنوار۔ تیرے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں۔

حضرات! انسان کے لئے قرض ایک بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ سرور کونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مقروض انسان کو بتایا کہ اگر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہے۔ تو اس کی ادائیگی کی کوشش کے ساتھ ساتھ دعا کرو۔ اللہ تعالےٰ قرض ادا کرنے کے سامان پیدا کر دے گا۔ دعا کے الفاظ یہ تھے۔

اللھم اکفنی بحلالک عن
حرامک واغننی بفضلک
عمن سواک (الترمذی)

اے اللہ! مجھے حرام سے بچا کر ہمیشہ رزق حلال عطا فرما اور غیروں کا محتاج و دست نگر نہ بنا۔ بلکہ ہمیشہ اپنے فضل سے مجھے غنی کر۔

جب جنگ خندق ہوئی تو بعض صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ بے حد تنگی ہے کوئی دعا سکھائیں فرمایا یوں دعا کرو۔

اللھم استر عوراتنا وآمن
روعاتنا۔

اے اللہ تو ہماری خامیوں کی پردہ پوشی فرما اور ہمارے خطرات کو امن سے بدل دے

جب کسی مومن کی شادی ہوتی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس جوڑے کے لئے یوں دعا فرماتے

بارک اللہ لک وبارک علیکما
وجمع بینکما فی خیر
(ابوداؤد)

اللہ تعالےٰ تمہیں برکت پر برکت دے اور تمہارے اس اجتماع کو ہر طرح سے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔

معزز بھائیو! اگر میں سرور کائنات محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے روز وشب کھانے پینے۔ پہننے وغیرہ کی دعاؤں کا احاطہ کرنا چاہوں۔ تو بلا مبالغہ یہ مضمون کئی گھنٹوں میں ختم ہوگا۔ مگر میں اپنے مضمون کے واسطے اتنا ہی بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کا جزو اعظم اللہ تعالےٰ سے بے پایاں عشق اور اس کی بے نہایت محبت ہے۔ آپ کو چونکہ اللہ تعالےٰ کی بے انتہا قدرتوں کا علم تھا۔ اور آپ ہر کام میں اور ہر آن خداوند عزوجل کا ہاتھ دیکھتے تھے۔ اس لئے ہر کام میں اور ہر گھڑی آپ اللہ تعالےٰ کے حضور مجسم دعا تھے۔

ایک بے مثال خزانہ

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف خود دعائیں کیں بلکہ آپ نے اپنے متبعین کو دعا کی انتہائی قیمتی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ انہیں بے مثال اور نہ ختم ہونے والا خزانہ عطا فرمایا۔ یہ آپ کا نسل آدم پر عظیم احسان بھی ہے۔ اور آپ کی سیرت کا ایک درخشندہ پہلو بھی۔ آپ نے فرمایا۔

ادعوا اللہ وانتم موقنون
بالاجابة واعلموا ان اللہ
لا یستجیب دعاءً من
قلب غافل لاہٍ (الترمذی)

اے لوگو! اللہ تعالےٰ سے یقین بھرے دل سے دعا کیا کرو۔ تب وہ ضرور قبول کرے گا۔ اللہ تعالےٰ غافل اور بے پرواہ دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تلقین فرمائی۔

یسأل احدکم ربہ حاجتہ
کلھا حتی یسأل شسع
نعلہ اذا انقطع

کہ تم اپنی ہر ضرورت اللہ تعالےٰ سے ہی مانگو چھوٹی ہو یا بڑی حتی کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی درکار ہے۔ تو وہ بھی خدا سے ہی طلب کرو۔

اس ارشاد کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کو ہر کام میں حقیقی کارساز سمجھو اس کے غیر کو واسطہ اور ذریعہ بے شک سمجھو مگر اصل کارساز صرف اللہ تعالیٰ کو ہی یقین کرو۔

آپ نے فرمایا

ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء۔

(الترمذی)

کہ دعا نازل شدہ مصیبت کے تعلق میں بھی مفید ہے اور آئندہ اُترنے والی مصیبت کے لئے بھی فائدہ بخش ہے اس لئے اے بندگانِ خدا دعا کا پورا التزام کیا کرو۔

آپ نے مسلمانوں کو بتلایا کہ

من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہ ابواب الرحمۃ (الترمذی)

تم میں سے جس پر دعا کا دروازہ کھولا گیا، جسے دعا کی توفیق مل گئی سمجھو کہ اس کیلئے رحمت کے سب در وا ہو گئے۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے جانے لگے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ حضورؐ نے اجازت دینے کے ساتھ ہی فرمایا:-

اشرکنا یا اخی فی دعائک ولا تنسنا۔

(ابوداؤد)

پیارے بھائی! اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی شریک رکھنا ہمیں بھولنا نہیں۔

حضرات! رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ پہلو بھی کتنا شاندار اور بے نظیر ہے کہ آپ نے نہ صرف خود حاضر و ناظر اور کریم خدا سے دعائیں کیں بلکہ آپ نے اپنی امت میں دعا کا وہ نشہ جاری فرمایا جو لذیذ بھی ہے اور سیرت ساز بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی اسی خوبی کا ذکر کرتے ہوئے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق فرمایا ہے

ترکوا الغبوق وبدّلوا من ذوقہ ذوق الدعاء بلیلۃ الاحزان

کہ انہوں نے شام اور رات کی شراب کو چھوڑ دیا اور اس کے بدلہ میں انہیں غمگین راتوں میں دعاؤں کا مزہ آنے لگ گیا۔

بھائیو! یہ عظیم انقلاب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا اور یہ آپ کی سیرت کا شیریں تر ثمرہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صلّ وسلم وبارک علیہ وآلہ بقدر ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۱)

بنی نوع انسان سے عدیم النظیر ہمدردی

حضرات! حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا دوسرا پہلو بنی نوع انسان سے شفقت اور ہمدردی ہے۔ اس کی بنیاد بھی اس عقیدہ پر ہے کہ سب انسان واحد خدا کی مخلوق ہیں اور بھائی بھائی ہیں گویا اسلامی اخوت و مساوات کی بنیاد اسلام کا عقیدۂ توحید ہے۔ حضرت سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ پہلو بھی اتنا نمایاں، اتنا عظیم الشان اور اس قدر دلربا ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے حقیقت یہی ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی اس تجلی کا نتیجہ تھا جو قلبِ محمدی پر جلوہ گر ہوتی تھی۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں سب مخلوق کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ نے سب سے پہلے انسانیت کے احترام کی بنیاد رکھی۔ آپ سے قبل خاص خاص ملکوں کے باشندوں اور خاص خاص نبیوں۔ رشیوں کے پیرووں کا احترام تو ضرور ہوتا تھا مگر صرف انسان ہونے کی وجہ سے احترام کا مستحق ہونے کا فخر آدم زاد کو سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی حاصل ہوا۔ آپ سب انسانوں کے رسول تھے۔ آپ نے سب سے پیار کیا۔ آپ سب کے باپ تھے اس لئے سب کی مصیبتوں پر آپ کا دل پسیجتا فرمایا

عزیز علیہ ما عنتم

تم سب کے دکھوں کی وجہ سے اس نبی کا دل بوجھل ہو جاتا ہے حریص علیکم وہ تم سب انسانوں کی بھلائی کا خواہاں ہے اور سب کے لئے سُکھ اور آرام چاہتا ہے۔

(باقی)

رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کے لئے حفّاظ کا تقرر

رمضان المبارک کے دوران نمازِ تراویح پڑھانے کے لئے مختلف مقامات پر حسبِ ذیل پروگرام کے مطابق حفّاظ مقرر کئے گئے ہیں۔ ان مقامات کے احباب کو چاہیئے کہ استفادہ کریں۔ بعض جماعتوں میں مربی صاحبان کو تراویح اور تربیت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام حافظ قرآن کریم	جماعت جہاں مقرر کیا گیا ہے
۱۔	حافظ شفیق احمد صاحب	مسجد مبارک ربوہ
۲۔	حافظ قاری محمد عاشق صاحب	مسجد غلہ منڈی ربوہ
۳۔	حافظ ماسٹر محمد سعد اللہ خان صاحب	مسجد دار الرحمت وسطی۔ ربوہ
۴۔	حافظ محمد امین صاحب	مسجد دار البرکات ربوہ
۵۔	حافظ عباس علی صاحب	مسجد دار الرحمت شرقی ربوہ
۶۔	حافظ بشیر احمد صاحب	مسجد جماعت احمدیہ میانی سرگودہا
۷۔	حافظ کرم الٰہی صاحب	مسجد جماعت احمدیہ گنج۔ لاہور
۸۔	حافظ غلام محمد صاحب معلّم	جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ
۹۔	حافظ محمد اکرم صاحب	مسجد احمدیہ۔ لائل پور
۱۰۔	حافظ محمد شریف صاحب	مسجد احمدیہ منٹگمری
۱۱۔	حافظ خان محمد صاحب قاری	مسجد احمدیہ۔ اوکاڑہ
۱۲۔	حافظ فیض محمد صاحب	احمدیہ ہال۔ کراچی
۱۳۔	حافظ غلام محمد صاحب	مسجد احمدیہ چک نمبر ۶۵/ ۴
۱۴۔	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب	مسجد احمدیہ سرگودہا
۱۵۔	حافظ محمد یوسف صاحب	مسجد احمدیہ۔ کھاریاں
۱۶۔	حافظ صاحبزادہ محمد طیّب صاحب	مسجد احمدیہ (نور) راولپنڈی
۱۷۔	حافظ عبد الرشید صاحب	مسجد احمدیہ گھسیٹ پور
۱۸۔	حافظ محمد یوسف صاحب	چک نمبر ۱۵۲ شمالی سرگودہا
۱۹۔	حافظ عطاء الحق صاحب	مسجد احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی
۲۰۔	حافظ عزیز احمد صاحب	مسجد احمدیہ چنیوٹ
۲۱۔	حافظ محمد سعید صاحب	مسجد احمدیہ مونگ
۲۲۔	مولوی محمد صادق صاحب فاضل	دنیا پور۔ ضلع ملتان
۲۳۔	مولوی محمد حسین صاحب	مسجد جماعتِ احمدیہ وزیر آباد
۲۴۔	خواجہ خورشید احمد صاحب	چونڈہ۔ ضلع سیالکوٹ
۲۵۔	حافظ محمد اعظم نسیم صاحب	مسجد احمدیہ پشاور چھاؤنی

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رمضان المبارک میں لجنہ اماء اللہ کی تربیتی کلاس

حسبِ سابق امسال بھی رمضان المبارک میں ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کے زیرِ انتظام ایک تربیتی کلاس منعقد ہو گی۔ تمام لجنات اپنی اپنی لجنہ سے زیادہ سے زیادہ ممبرات کو اس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں رہائش کا انتظام لجنہ ہال میں ہو گا نصاب مندرجہ ذیل ہو گا۔

۱۔ قرآن کریم۔ تیسرا پارہ بمع ترجمہ اور مختصر تفسیر۔ ۲۔ حدیث۔ چالیس جواہر پارے
۳۔ فقہ۔ فقہ احمدیہ حصہ اوّل ۴۔ اختلافی مسائل۔ اجرائے نبوت۔ وفاتِ مسیح۔ پردہ
۵۔ کلام۔ ضرورت الامام از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

(نوٹ:۔ مندرجہ بالا نصاب میٹرک تک تعلیم رکھنے والی طالبات اور خواتین کے لئے ہے۔

پرائمری تک تعلیم پانے والی خواتین کے لئے مندرجہ ذیل نصاب ہو گا۔ (نوٹ:- یہ نصاب زبانی سمجھایا جائے گا۔ لکھنے وغیرہ کا کام نہ ہو گا اس لئے دیہاتی لجنات کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے)

۱۔ قرآن مجید۔ پہلا پارہ باترجمہ
۲۔ حدیث۔ ۲۰ احادیث باترجمہ زبانی یاد کروائی جائیں گی۔
۳۔ اسلام کے بنیادی مسائل کسی قدر تفصیل کے ساتھ سکھائے جائیں گے۔
۴۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(سیکرٹری تعلیم)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کی مختصر روئداد

بزرگان سلسلہ اور علمائے کرام کی ایمان افروز تقاریر

۲۶ دسمبر۔ پہلا اجلاس

مورخہ ۲۶ دسمبر کو جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اپنی روایتی شان کے ساتھ دعاؤں اور انابت الی اللہ کے اس خاص ماحول میں جو اسی جلسہ اور ربوہ کی مقدس سرزمین کے ساتھ مخصوص ہے شروع ہوا۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ کی صدارت میں سوا نو بجے صبح ہوا۔ مکرم حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودہا نے قرآن مجید کی تلاوت کی جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم دعائیہ کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھا۔

حضور اقدس کا پیغام اور اجتماعی دعا

تلاوت و نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا ایمان افروز افتتاحی پیغام حضور کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنایا (حضور کا یہ پیغام الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔) اور پھر حضور انور کی زیر ہدایت آپ نے ہی پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام حاضرین جلسہ شریک ہوئے اس طرح حضور اقدس کے افتتاحی پیغام اور اجتماعی دعا کے ساتھ ہمارے جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر

اجتماعی دعا کے بعد حسب پروگرام محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لحاظ سے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے دونوں پہلوؤں پر نہایت موثر رنگ میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ ان دونوں پہلوؤں کے لحاظ سے جب ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ آپ پر خدائے رب العالمین کی وہ کامل تجلی ہوئی جس نے آپ کو ذات احد کا مظہر اتم بنا دیا۔ آپ کی سیرت ربّ سیرتوں سے مجموعی طور پر بھی ارفع تر ہو گئی اور ہر انسانی سیرت کے لئے چشمۂ فیض اور منبع خیر بن گئی۔

(آپ کی یہ تقریر افادۂ احباب کے لئے ان دنوں قسط وار الفضل میں شائع ہو رہی ہے)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تقریر کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

"اسلام میں نبوت کا تصور
اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام"

آپ نے اپنی نہایت مؤثر اور مبسوط تقریر کی ابتدا میں بتایا کہ اللہ تعالے نے انسان کو اپنی شناخت اور عبودیت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہی اس کی پیدائش کی علت غائی اور یہی اس کا مقصود ہے اور یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ انسان کو اللہ تعالے کی کامل معرفت اور کامل یقین میسر نہ آ جائے۔ یہ معرفت تامہ محض عقلی تدبیروں اور دماغی کاوشوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ان روحانی طاقتوں کی ضرورت ہے جو اللہ تعالے نے محض خدا شناسی کی خاطر انسان کو دے رکھی ہیں۔ اور ان طاقتوں کے حصول کا ذریعہ اللہ تعالے کی پاک وحی ہے جس کے پانے کی استعداد اللہ تعالے نے علیٰ قدر مراتب ہر انسان کی فطرت میں رکھی ہوئی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ قرآن کریم کی رو سے اس کمال کو حاصل کرنے والے چار قسموں میں منقسم ہیں۔ پہلا مرتبہ صالحیت کا ہے۔ دوسرا شہیدیت۔ تیسرا صدیقیت اور چوتھا نبوت کا مقام ہے۔ آپ نے قرآن پاک کی روشنی میں مقام نبوت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے نبوت کا جو تصور پیش کیا ہے۔ اس کی رو سے نبی وہ ہوتا ہے جس سے اللہ تعالے بکثرت مکالمہ مخاطبہ فرمائے۔ اس پر غیب کی باتیں جو عظیم الشان خبروں پر مشتمل ہوں بڑی کثرت سے کھولی جائیں۔ اور اللہ تعالے اسے نبی کا نام عطا فرما کر اسے اصلاح خلق کے لئے مبعوث کرے۔ یہی وہ تصور نبوت ہے جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔ بزرگان سلف نے بھی اسے ہی پیش کیا ہے۔ اور اسی تصور نبوت کے مطابق ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے متعدد حوالے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور علیہ السلام کا دعوائے نبوت ہرگز ایسا نہیں ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے علیحدہ ہو۔ یہ نبوت دراصل خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی نبوت ہے اور اس کا مقصد یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر ہو۔ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی ثابت ہو۔

آپ نے بتایا کہ اس قسم کی نبوت کا عقیدہ ہرگز قرآنی تعلیم کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ساری امت محمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اس قسم کا نبی امت میں آ سکتا ہے۔ قرآن کریم میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے۔ کہ اب قیامت تک کوئی شخص امت محمدیہ میں سے نبیوں کی طرح مصفّٰے غیب اور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا شرف نہیں پا سکتا۔ بلکہ اس کے برخلاف جابجا یہ تصریح موجود ہے۔ کہ یہ امت ان تمام کمالات کی وارث کی گئی ہے جو پہلی امتوں کو ملے اور وہ مسیح موعود بھی انہی امت میں سے آنا مقدر تھا۔ جو مسلمہ طور پر نبی اور رسول ہے بلکہ خود آیت

ماکان محمد ابا احد
من رجالکم ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین

سے بھی یہ ثابت ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور اتباع میں اور آپ کی مہر نبوت کی تاثیر کے نتیجہ میں آپ کا ایک امتی آپ کے کمالات کا وارث ہو سکتا ہے۔

آپ نے اپنی نہایت ایمان افروز تقریر کے آخری حصہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے اور اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے متعدد حوالجات پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کوئی دعوے بجز غلامی کے نہیں ہے۔ آپ نبی ہیں مگر یہ کمال آپ کا ذاتی نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی کمال ہے۔ یہ تعریف آپ کی نہیں بلکہ آپ کے آقا کی ہی تعریف ہے۔ اور آپ کو محض اسی لئے اس زمانہ میں مبعوث کیا گیا۔ تاکہ اسلامی صداقتوں کو آسمانی نشانوں کے ذریعہ نئے سرے سے قائم کیا جائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جلال تام کمال تام اور کمال فیض رساں ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا جائے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی یہ تقریر اول سے آخر تک نہایت دلچسپی اور محویت کے ساتھ سنی گئی۔ انشاء اللہ تعالے عنقریب اس تقریر کا مکمل متن قسط وار ہدیۂ احباب کیا جائے گا۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے تاریخ احمدیت حصہ پنجم کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسے خریدنے کی تحریک فرمائی تھی۔ (یہ پیغام الفضل میں شائع ہو چکا ہے)

سوئس نو مسلم مسٹر رفیق چانن کی تقریر

اس کے بعد سوئٹزرلینڈ کے نو مسلم احمدی بھائی مسٹر رفیق چانن نے جو امسال جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے احباب سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے پہلے اپنا تعارف کرایا۔ اور پھر اس امر پر روشنی ڈالی کہ انہیں اسلام قبول کرنے کی کیسے توفیق ملی۔ آپ نے کہا میرے والدین پروٹسٹنٹ عیسائی ہیں۔ میں نے عیسائی ماحول میں ہی پرورش پائی۔ لیکن جب میں بڑا ہوا اور میں نے عیسائی عقائد پر غور شروع کیا تو میرے دل میں بہت سے اعتراضات پیدا ہوئے میں نے اپنے والدین سے ان عقائد کے بارہ میں سوالات کئے۔ ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ میں ایسے خدا کو کیوں مانوں جو انسانوں ہی کی طرح کمزور ہے۔ وہ میرے سوالات کا تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ اسی دوران مجھے لائبریری میں جرمن ترجمہ قرآن مجید کا ایک نسخہ ملا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے

صدقات بھیجنے والے احباب

از ۵-۱۱-۶۴ تا ۱۵-۱۲-۶۴

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ذیل میں ان احباب کی بقیہ فہرست درج کی جاتی ہے جنہوں نے مورخہ ۵-۱۱-۶۴ تا ۱۵-۱۲-۶۴ فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء اسی سلسلے کی پہلی قسط الفضل مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۴ء میں شائع ہو چکی ہے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان احباب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے صدقات قبول فرماتے ہوئے ان کی مشکلات اور بیماریوں کو دور فرمائے

خاکسار درخواست کرتا ہے کہ احباب آئندہ بھی صدقات دیتے ہوئے اپنے نادار اور بیمار بھائیوں کا خیال رکھیں گے اور صدقات کی رقوم ان کے علاج کے لئے ہسپتال بھجواتے رہیں گے۔

قسط سوئم۔ طاہرہ خانم صاحبہ اہلیہ میاں غلام احمد صاحب لائلپور۔ ۵-۰۰
مکرم شیخ فضل حسین صاحب ماڈل ٹاؤن لائلپور ۱۰-۰۰
" شیخ عبدالمجید صاحب " ۵-۰۰
" راجہ ناصر احمد صاحب پیلز " ۲-۰۰
شیخ دوست محمد صاحب شمس " ۵-۰۰
" غلام رسول صاحب شاکر انسپکٹر بیت المال ۵-۰۰
" بابو محمد بخش صاحب دارالنصر ربوہ ۵-۰۰
رضیاء الرحمٰن صاحب اکاؤنٹنٹ وقف جدید ربوہ ۲-۰۰
سیدہ ممتاز جہاں بیگم صاحبہ بہاولپور ۲۵-۰۰
رضیہ خانم صاحبہ دارالنصر ربوہ ۲-۰۰
سید عبدالسلام صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۱-۰۰
اہلیہ صاحبہ اسلم حیات صاحب حافظ آباد ۵-۰۰
صوفی عبدالقدیر صاحب کراچی ۵-۰۰
چوہدری شریف احمد صاحب وڈ بورڈ کراچی ۱۸-۰۰
میجر حمید احمد صاحب کلیم " ۱۰-۰۰
محمد شمیم انور صاحب " ۱۰-۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب " ۱۰
مبارک احمد خان " ۱-۰۰
عبدالقدیر خان صاحب شادیوال ضلع گجرات ۲-۷۰
انعام الرحمٰن صاحب محراب پور ۲-۰۰
محمد رفیق صاحب کھوکھر نوان کلی مردان ۵-۰۰
محمد احمد صاحب ڈار کوئٹہ ۲۰-۰۰
ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم ۱۰-۰۰
بیگم تسکین صاحبہ گجرات ۵-۰۰
فضل داد صاحب کھوکھر غزنی ۲-۲۵
عبدالقادر صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ ۲-۲۵
شیخ محمد رفیق صاحب چنیوٹ ۱-۰۰
مبارک احمد " ۲-۱۲
چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز لسبیلہ کراچی ۱۰-۰۰
مسز محمد نواز صاحب کراچی منجانب بھائی سید جواد ۱۰-۰۰
محمد صادق صاحب ڈسٹرکٹ شیخوپورہ ۵-۰۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور ۵-۰۰
بیگم صاحبہ سیف ... ماڈل ٹاؤن لاہور ۲-۰۰

منور احمد صاحب ملک گورنمنٹ کوارٹرز خیرپور ۵-۰۰
فریدہ بیگم صاحبہ شیخوپورہ گیٹ گوجرانوالہ ۲۰-۰۰
محمدی بیگم صاحبہ چک ۳۲۲ لائلپور ۲۰-۰۰
ملک محمود احمد صاحب کرشن نگر لاہور ۱۰-۰۰
علی محمد صاحب سیکرٹری مال جھنگ ۵-۰۰
میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ربوہ ۱۰-۰۰
ہمشیرہ صاحبہ " " ۱۰-۰۰
سردار عبدالرشید صاحب پاکستان نیوی کراچی ۵-۰۰
عبدالغنی صاحب بھلر ضلع گجرات ۱۰-۰۰
قریشی عبدالغنی صاحب مزنگ لاہور ۱۰-۰۰
امانت اللہ صاحب سول لائن " ۲-۰۰
چوہدری نور احمد خان صاحب مع اہلیہ صاحبہ سول لائن لاہور ۵-۰۰
سید غلام مرتضیٰ صاحب " ۵-۰۰
امۃ المجید صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب سول لائن لاہور ۲-۰۰
ایک صاحب بذریعہ سردار عبدالسمیع صاحب " ۱۰-۰۰
اہلیہ سردار عبدالشکور صاحب " ۱۰-۰۰
ڈاکٹر احسان علی صاحب " ...
خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰-۰۰
ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور ...
شمس الدین صاحب سیال جماعت بوریوالہ ...
شیخ رحمت اللہ صاحب منجانب پسر شیخ منصور احمد صاحب شیخوپورہ ۱۰-۰۰
ڈاکٹر محمد سعید صاحب شیخوپورہ ۴-۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب واہ " ۱-۰۰
عائشہ بی بی صاحبہ بہاولپور ۱-۰۰
چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ " ۲۵-۰۰
نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں ۵-۰۰
سید محمد انور صاحب ہاشمی ملتان چھاؤنی ۵-۰۰
محمود احمد صاحب آرٹسٹ نشتر کالج ملتان ۱۲-۰۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب کھاریاں ۱۰-۰۰
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی صالح محمد صاحب ۱۰-۰۰
ملک محمد شفیع صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ...
قاضی حبیب الدین احمد صاحب کراچی ۵-۰۰
ملک لطف حسین صاحب از جماعت پیرانٍ غائب ۳-۰۰
ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب والینڈی منجانب والد محترم مولوی قطب الدین صاحب مرحوم ۵-۰۰

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور ۲۰-۰۰
ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب راولپنڈی منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ ۵-۰۰
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب راولپنڈی منجانب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی ۵-۰۰
میاں محمد حسین صاحب از جماعت مردان ۲۹-۷۵
محمد یوسف صاحب از جماعت مالوکے بھگت ۹-۵۰
حسین علی شاہ صاحب کیرانوالہ ضلع گجرات ۱-۰۰
سکینہ بی بی " " ۵-۰۰
میجر سید محمود احمد صاحب کراچی ۱۰-۰۰
ڈاکٹر جلال الدین صاحب " ۱۰-۰۰
محمد عثمان صاحب نیو مارکیٹ چٹاگانگ ۲۰-۰۰
ملک محمود احمد صاحب از جماعت حیدرآباد ۷-۰۰
مبارک علی صاحب کراچی ۲-۰۰
ڈپٹی محمد حسین صاحب " ۳-۰۰
خان صفدر علی خان صاحب " ۶-۰۰
ایم اے اسد صاحب " ۲۰-۰۰
امۃ القیوم صاحبہ " ۵-۰۰
مسیح اللہ صاحب " ۵-۰۰
زکیہ خاتون صاحبہ " ۱۶-۰۰
بیگم صاحب چوہدری آفتاب احمد صاحب " ۱۰
ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب " ۲۷-۵۰
چوہدری بشیر احمد صاحب پٹواری سرگودہا ۱۵-۰۰
حاجی عبدالرحمٰن صاحب ننکانہ ۲-۵۰
حکیم ظفر الدین احمد صاحب شیخوپورہ ۵-۰۰
ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ لاہور ۵-۰۰
مولوی صدر الدین احمد صاحب ماڈرن کالونی کراچی ۲۵-۰۰
ہمشیرہ محمد رفیع صاحب ناصر دواخانہ ربوہ ۱۰-۰۰
ڈاکٹر رشید احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ ۵-۰۰
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۵-۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ پرانی انارکلی لاہور ۱۰-۰۰
عبدالقیوم صاحب ٹھیکیدار بھٹہ جہلم ۲۰-۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم لائلپور ۳۰-۰۰
چوہدری ولایت احمد صاحب ربوہ ۱-۰۰
اہلیہ صاحبہ مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ربوہ ۲۵-۰۰
ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ربوہ ۵۰-۰۰
ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب واربرٹن ۹-۷۰
اے زیڈ ملک لیڈی ہیلتھ وزیٹر میاں چنوں ۳-۰۰
صالحہ بیگم صاحبہ حبیب آباد ۱۱۵-۰۰
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ ۱۰-۰۰
قادر بخش صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ ۲-۰۰
ملک محمد شفیع صاحب ربوہ از والدین مرحوم و اہلیہ مرحومہ ۴-۰۰
بابو محمد عالم صاحب جماعت سرگودہا ۱-۰۰
محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی کراچی ۳-۰۰
حلقہ اسلامیہ پارک لاہور بذریعہ عبداللہ صاحب ۴۰-۰۰
میجر بشیر احمد صاحب حلقہ اسلامیہ پارک لاہور ۱۰-۰۰
مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم ۲-۰۰
شفیق اختر صاحب گڑھی شاہو لاہور ۵-۰۰
بشریٰ بیگم صاحبہ " " ۱-۰۰

اہلیہ چوہدری اعجاز علی صاحب " " ۵-۰۰
ملک عبدالمنان صاحب " " ۱-۰۰
حمید اللہ صاحب دارالنصر ربوہ ۶-۰۰
مولوی سراج دین صاحب مرادوال ضلع گجرات ۵-۰۰
بابو اقبال محمد خان صاحب گوجرانوالہ ۷-۰۰
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب وکیل " ۵-۰۰
شیخ صدیق احمد صاحب قبولہ ضلع منٹگمری ۱۰-۰۰
حکیم ظفر احمد صاحب قریشی ۳۹۰ / ڈبلیو بی ضلع ملتان ۵-۰۰
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایجنسی سرجن لنڈی کوتل ۱۰-۰۰
میجر جی ایم اقبال چٹاگانگ ۳۰-۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب جنجوعہ ملتان منجانب والدہ مرحومہ ۱۲۴-۰۰
حکیم علی احمد صاحب بیداد پور ۴-۰۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام احمد صاحب پشاور ۲۰-۰۰
محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل اکال گڑھ
عبدالعزیز صاحب کاٹھ گڑھی چک ۲ / ٹی ڈی اے سرگودہا ۱-۰۰
حکیم فتح محمد صاحب ڈگری ۶-۰۰
جمیل احمد صاحب جاوید کراچی ۱-۰۰
محمد اسلم صاحب طاہر ۴-۰۰
امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب ربوہ ۱۰-۰۰
عزیزہ بیگم صاحبہ والدہ حمید احمد صاحب ربوہ ۵-۰۰
محمد عثمان صاحب آزاد مشنری ٹیڈرز چٹاگانگ ۲۵-۰۰
اہلیہ صاحبہ مولوی عبداللطیف صاحب ربوہ ۵
کیپٹن سید افتخار احمد صاحب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جیکب آباد ۷-۰۰
سی۔ اے رحمٰن صاحب وزرائچ گوجرانوالہ ۵-۰۰
امۃ القیوم صاحبہ شمس اہلیہ حافظ مبین الحق صاحب شمس راولپنڈی ۵-۰۰
صالحہ بیگم صاحبہ والدہ عبدالحلیم صاحب آف کشمیر سیالکوٹ ۵-۰۰
مجید احمد صاحب ٹیچر تونسہ شریف ۵-۰۰
شفیق بخاری صاحب پسر حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ ۱۰-۰۰
ضیا ایم۔ اے ایڈورٹس سکھر ۱۰-۰۰
ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ ۱۰-۰۰
ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بھکر منجانب برادران مرحومین ۱۰-۰۰
نسیم احمد صاحب وسیم کراچی ۱۳-۲۳
عبدالحکیم خان صاحب " ۱-۰۰
محمد غیاث صاحب قریشی ۲-۰۰
ملک ولائت خان صاحب دارالنصر ربوہ ۲-۰۰
چوہدری عبداللطیف صاحب ملتان چھاؤنی ۱۲-۵۰
میجر شمیم احمد صاحب بھکر ۵-۰۰
بابو سردار احمد صاحب بذریعہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ ۱۰-۰۰
ماسٹر شریف احمد صاحب چک ۲۲ بہاولپور ۵-۰۰
محمود احمد صاحب اسسٹنٹ انجنیئرز لاہور ۳۰-۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب رحیم یار خان ۸-۰۰
غلام رسول صاحب از احباب جماعت ملتان شہر ۵۱-۰۰

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ مرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگرچاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا [illegible]ت کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل ۱۷۵۷۵

میں حکیم محمد شریف ولد حکیم تاج الدین صاحب قوم کھٹہ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن دارالنصر ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک مکان واقعہ محلہ دارالنصر ربوہ برقبہ دس مرلہ مشتمل دو خام کمرہ جات مالیتی اندازاً ایک ہزار روپیہ موجود ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمدنی پر ہے جو بسلسلہ ملازمت بحیثیت دفتر آڈیٹر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ -/۸۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میری آمدنی میں اضافہ ہو یا مزید جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت جائداد کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو وہ رقم حصہ وصیت میں مجرا ہوگی۔ العبد حکیم محمد شریف دفتر آڈیٹر تحریک جدید ربوہ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد رمضان علی ولد مولوی رحیم بخش معاون نظارت علیا ربوہ ۲۔ گواہ شد ڈاکٹر سراج الدین صدر محلہ دارالنصر شرقی ربوہ

مثل ۱۷۵۷۶

میں سکینہ بی بی زوجہ محمود احمد قوم باجوہ پیشہ زمیندارری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد ڈاک خانہ بی ایس بی ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے، ۱۔ کانٹے ۱½ تولہ ۲۔ گلو بند ۵ تولہ ۳۔ چھاپ ½ تولہ کل وزن ۷ تولہ۔ میرے پاس زیور طلائی مبلغ ایک ہزار روپیہ نصف جن کے پانچصد روپے ہوتے ہیں اور میرا حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے اس سے کل میری جائداد مبلغ تیرہ صد روپیہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں، اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہوگی تو اس پر بھی یہ شرط لازمی ہوگی میں ہوش وحواس قائم رکھتے ہوئے یہ وصیت کرتی ہوں۔ الامۃ سکینہ بی بی زوجہ محمود احمد احمد آباد سٹیٹ۔ (۱) گواہ شد محمود احمد خاوند موصیہ احمد آباد سٹیٹ (۲) گواہ شد احسان اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ احمد آباد سٹیٹ۔

مثل ۱۷۵۷۷

میں سعیدہ بیگم زوجہ شیخ عبدالمجید صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپے (۲) گلو بند طلائی ایک عدد ۲½ تولہ (۳) کڑے دو عدد وزنی ۵ تولے (۴) چوڑیاں ۱۵ عدد وزنی ۱۲ تولے (۵) ٹیکا ایک جوڑی وزنی ۲ تولے (۶) کانٹے وزنی ۹ ماشہ (۶) انگوٹھی وزنی ۲ ماشہ کل وزن ۲۲ تولے ۵ ماشے کھوٹ جو سونا میں ہے ۱۱ ماشے باقی خالص سونا ۱۲ تولہ ۶ ماشہ بحساب ۱۳۵ روپے فی تولہ کل قیمت ۲۹۰۲/۵۰ روپے لہذا میں جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز علاوہ ازیں میری کوئی جائداد فی الحال نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ سعیدہ بیگم ماڈل ٹاؤن گلی نمبر ۴ مکان نمبر پی ۹۲/ لائل پور ۲/۹/۶۴ (۱) گواہ شد غلام احمد انصاف کمپنی پرانی غلہ منڈی۔ لائل پور (۲) گواہ شد شیخ عبدالمجید خاوند موصیہ ماڈل ٹاؤن لائل پور

نوٹ:۔ میں اپنی بیوی سعیدہ بیگم کے مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے کا جو میرے ذمہ واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ دستخط شیخ عبدالمجید خاوند موصیہ (۱) گواہ شد غلام احمد انصاف کمپنی پرانی غلہ منڈی لائل پور

مثل ۱۷۵۷۸

میں مبشر احمد سدھو ولد چوہدری امام علی سدھو قوم راجپوت سدھو پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۱۴ جناح کورٹس ڈاک خانہ ۲ کراچی ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۷/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۰۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی میری وصیت تاریخ منظوری سے جاری فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد سدھو گواہ شد منظور احمد شاہد سیکرٹری فضل عمر ایمبولینس ڈویژن کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل ۱۷۵۷۹

میں احمدہ بیگم بیوہ حضرت شیخ مولوی محمد صاحب قوم قانون گو پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلامیہ پارک لاہور ڈاک خانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت درج ذیل ہے (۱) ایک مکان واقعہ اسلامیہ پارک رقبہ اندازاً ۶ مرلہ مالیتی دس ہزار روپے (۲) پندرہ ایکڑ زمین واقعہ چک ۶۲ تحصیل وضلع لاہور مالیتی ہزار روپیہ (۳) چوڑیاں طلائی وزنی ۱½ تولہ (۴) ڈنڈیاں ایک جوڑی وزن ½ تولہ (۵) انگوٹھی ایک عدد وزنی ۶ ماشہ۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ زمین کی آمد پر ہے جو اندازاً چھ صد روپے سالانہ ہے، اس کے علاوہ میرا کوئی اور ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا احمدہ بیگم۔ گواہ شد (۱) عبدالرشید ۴ اقبال پارک لاہور۔ گواہ شد (۲) غلام احمد صدر حلقہ راج گڑھ لاہور۔

مثل ۱۷۵۸۰

میں فضل حسین ولد محمد حسین قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن محب پور ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۶۷ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ منظوری سے جاری ہوگی العبد فضل حسین کلرک اکاؤنٹس آفس ٹی ڈی اے جوہر آباد ضلع سرگودھا۔ گواہ شد (۱) قریشی سمیع اللہ صدر جماعت احمدیہ جوہر آباد۔ (۲) گواہ شد شریف احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ جوہر آباد۔

مثل ۱۷۵۸۱

میں سعیدہ بیگم بیوہ محمد امین صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) مبلغ -/۵۰ روپے نقد (۲) دس روپے جیب خرچ مجھے میرے لڑکے کی طرف سے مل رہے ہیں اس میں کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی (۳) حق مہر -/۳۲ روپے تھا جو میں وصول کر چکی ہوں اور اس کا حصہ بھی ادا کروں گی۔ (۴) اس کے علاوہ میرے پاس نہ کوئی زیور ہے اور نہ ہی کوئی جائداد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۴ء سے منظور فرمائی جائے

الامۃ سعیدہ بیگم۔

گواہ شد (۱) محمد قاسم خان ابن مولوی نذر احمد صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد (۲)۔ محمد الدین سیکرٹری وصایا دارالصدر شرقی ربوہ ۱۲/۱۱/۶۴

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو

اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان کے روزوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے میں بیمار ہو جاؤں گا۔ میں نے تو آج تک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو یہ کہہ سکے کہ میں بیمار نہیں ہوں گا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی جائز وجہ نہیں ہو سکتا۔ پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے حالانکہ کون نہیں جانتا کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے جو روزہ رکھے گا اس کو ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے تو پھر بھوک کا سوال کیسا۔ پھر کئی ہیں جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو۔ جب وہ کھانا پینا چھوڑے گا تو ضرور ضعف بھی ہو گا اور ایسا آدمی کوئی نہیں ملے گا جو روزہ رکھے اور اسے ضعف نہ ہو۔ بلکہ اس کے اندر طاقت اور قوت پیدا ہو جائے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو یہ نشان بطور اعجاز معطا ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھ مہینے متواتر روزے رکھے اور دو تین تولے سے زیادہ آپ کی غذا نہ ہوتی تھی مگر آپ کو کوئی ضعف نہ ہوا۔ بلکہ معجزانہ طور پر آپ کو طاقت اور قوت حاصل ہوئی۔ اس معجزانہ حالت سے الگ ہو کر کوئی آدمی ہمیں ایسا نظر نہیں آتا جسے روزے سے ضعف نہ ہو۔ اس لئے اس وجہ سے بھی روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو۔ کیونکہ شریعت کے احکام بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک بیمار کے لئے اجازت ہے کہ وہ تیمم کرے لیکن کسی کو بیماری اس قسم کی ہو کہ وضو کرنا اسے کوئی نقصان نہ دیتا ہو بلکہ اگر اس بیماری میں ٹھنڈے پانی سے وہ وضو کرے تو اسے فائدہ ہوتا ہو تو باوجود بیمار ہونے کے اس کے لئے تیمم جائز نہیں ہو گا اسی طرح وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہو گا۔ بیماری سے مراد وہی بیماری ہو گی جس کا روزہ سے تعلق بھی ہو اور ایسی حالت میں خواہ بیماری کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہو اس میں مبتلا روزہ ترک کر سکتا ہے کیونکہ جب روزہ کا مضر اثر اس بیماری پر پڑتا ہے تو وہ بڑھ جائے گی۔

میرے نزدیک نزلہ خواہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو ایسی بیماری ہے جس کا روزہ سے تعلق ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جنہیں نزلہ ہوتا ہے روزے رکھنے بہت مضر اور بڑے نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔ نزلہ کے نتیجہ میں انسان کو پیاس زیادہ لگتی ہے اب روزے کے ساتھ جب وہ پیاس کو دبائے گا تو وہ اور بھی زیادہ بڑھے گی اور یہ نزلہ کے لئے بہت مضر ہے پس بسا اوقات بعض بیماریاں دیکھنے میں تو معمولی ہوں گی لیکن روزے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا نقصان بہت بڑا ہو گا۔ اس لئے ایسی بیماری میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح بعض بیماریاں دیکھنے میں بہت بڑی ہوں گی لیکن روزے کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے روزہ ان میں ترک کرنا جائز نہیں ہو گا۔

اور بعض اوقات تو خود روزہ صحت کا باعث بن جاتا ہے میں اپنی ذات کے متعلق ہی بتاتا ہوں۔ میں عام طور پر بیمار رہتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی بیماری کے متعلق یہ فیصلہ کرنے کی سمجھ دی ہے کہ اس پر روزہ رکھنے سے کیا اثر پڑے گا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اس میں غلطی نہیں کر سکتا بلکہ بعض دفعہ میرا اندازہ بھی غلط نکلتا ہے انہی ایام میں میں نے اپنی حالت کا جب اندازہ لگایا تو میں نے محسوس کیا اگر میں روزہ رکھوں تو برداشت نہیں کر سکوں گا مگر بیماری پر اثر نہیں پڑے گا۔ چنانچہ تجربہ کے طور پر میں نے پہلا روزہ رکھا جس سے نہ صرف کوئی نقصان نہ ہوا بلکہ طبیعت میں بشاشت پیدا ہوئی تب میں نے سمجھا اپنی بیماری کے متعلق جو میرا خیال تھا کہ شاید روزہ رکھوں تو کوئی نقصان نہ ہو وہ ٹھیک ہے اور جو خطرہ تھا کہ ممکن ہے نقصان ہو۔ وہ غلط تھا پس جس بیماری پر روزہ کا کوئی اثر نہ ہو اس پر اس بیماری کا حکم عاید نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے روزہ ترک کر دیا جائے"۔

(الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کی مختصر روداد

بقیہ صفحہ ۵

اسے پڑھ کر اور اس کے دیباچہ کو (جو حضرت امام جماعت احمدیہ کا تحریر فرمودہ تھا) پڑھ کر مجھے میرے سوالات کا جواب مل گیا۔ اس کے بعد میں نے سوئٹزرلینڈ میں مقیم احمدی مبلغ اسلام سے رابطہ پیدا کیا اور اسلام کے متعلق بعض دیگر کتب بھی پڑھیں۔ قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کو پڑھ کر اسلام کی صداقت مجھ پر کھل گئی اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔ اب الحمد للہ میں ایک مسلمان ہوں۔ میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ مسیح علیہ السلام طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں۔ میں یورپ میں بہت سے مسلمانوں سے ملا ہوں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ صرف احمدی مسلمان ہی ایسے مسلمان ہیں جو فی الحقیقت اسلام پر عمل پیرا ہیں۔ ان میں اخوت اور باہمی تعاون پایا جاتا ہے۔ ربوہ آکر بھی میں نے یہی دیکھا ہے کہ سب لوگ اپنی جگہ خوش و خرم اور مطمئن ہیں اور اس لئے مطمئن ہیں کہ انہیں خدا مل گیا ہے۔ میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ احمدیت کی شکل میں حقیقی اسلام یورپ میں فتح حاصل کر رہا ہے اور یورپ کے علاوہ دنیا کے دوسرے علاقوں میں بھی اسے فتح حاصل ہو رہی ہے فالحمد للہ علی ذالک

غانا کے جناب محمد آرتھر کی تقریر

مسٹر رفیق چانن کے بعد جماعتہائے احمدیہ غانا کے جنرل پریذیڈنٹ مسٹر محمد آرتھر نے انگریزی میں خطاب کیا۔ آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا میں جلسہ سالانہ کے اس مبارک اجتماع میں غانا کے ۵۴ ہزار احمدیوں کا آپ سب کو سلام پہنچاتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں۔ اس پر پوری جلسہ گاہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی آواز سے گونج اٹھی۔ ازاں بعد آپ نے فرمایا افریقہ کے ہزاروں ہزار احمدی آپ سب کے بے حد ممنون احسان ہیں کیونکہ آپ لوگوں نے انہیں روشنی دکھا کر ان کی رہنمائی کی ہے اور انہیں نور ایمان سے منور کیا ہے احمدی مبلغین علی الخصوص حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضؓ محترم فضل الرحمن صاحب حکیم مرحوم محترم مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اور محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے وہاں تبلیغ اسلام کے ضمن میں عظیم الشان کام کیا ہے ازاں بعد جناب محمد آرتھر نے غانا میں جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی کی تفصیلات بیان کیں اور بعض سربر آوردہ حضرات کے بیانات پڑھ کر سنائے جن میں انھوں نے جماعت احمدیہ غانا کی اسلامی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے انھیں بہت سراہا ہے۔ (جناب محمد آرتھر کی تقریر کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا) اس تقریر کے بعد جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس سوا بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا۔

محترم چوہدری عبدالرحمن صاحب سیکنڈ ماسٹر کی نعش سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ اور تدفین میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ۲۔ جنوری۔ محترم چوہدری عبدالرحمن صاحب سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی نعش کل مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۵ء کو ۱۰½ بجے صبح مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم چوہدری صاحب مرحوم نے ۳۱؍ دسمبر ۱۹۶۴ء کو سوا گیارہ بجے دن ۵۹ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ کل مورخہ یکم جنوری کو دس بجے صبح محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بعض صحابہ حضرت مسیح موعودؑ ناظر و وکلاء صاحبان تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اور ممبران اسٹاف دیگر تعلیمی اداروں کے سربراہ اور دیگر احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴